Regd No L 5254

158

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

یوم یکشنبہ

۱۳ شعبان ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۰ ہجرت ۱۳۳۰ ہش | ۲۰ مئی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۱۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ ؑ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تو خلق عظیم پر ہے۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ)

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخ وار حسب ذیل اطلاعیں موصول ہوئی ہیں:۔

ربوہ ۱۶ مئی۔ بعد دوپہر حضور کو ۶-۹۹ ٹمپریچر ہو گیا تھا

ربوہ ۱۷ مئی۔ آج حرارت کل سے کم ہے۔ دوبارہ کونین کھانی شروع کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ بھی ملیریا ہی کا حملہ ہوا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۹ مئی۔ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل بوجہ ضعفِ دل بہت بیمار ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

برطانی مراسلے میں تیل کمپنی کے متعلق نئے مشن بھیجنے کی پیشکش کے علاوہ حکومت ایران کو دھمکی

یکطرفہ کارروائی کرنے کی صورت میں اینگلو ایرانی تعلقات خطرناک ہو جائیں گے

طہران ۱۹ مئی۔ آج برطانوی حکومت کی طرف سے اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے متعلق برطانوی سفیر مقیم طہران مسٹر فرانسس نے جو مراسلہ حکومت ایران کی خدمت میں پیش کیا جس میں کمپنی کے ساتھ نئی شرائط کاروبار کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے فوراً ایک مشن بھیجنے کی پیشکش کی گئی ہے۔ یہ مراسلہ بوجہ وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کی علالت کی وجہ سے ایرانی وزیر خارجہ مسٹر کاظمی نے وصول کیا۔ اس میں اس پیشکش کے علاوہ یہ لکھا گیا ہے کہ اگر حکومت اس قسم کی بات چیت پر تیار نہ ہو تو معاملہ کو ثالثی کے ذریعہ حل کیا جائے۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ تیل کو قومی ملکیت میں لینے کا اقدام حکومت ایران کے حقوق کا جائز استعمال نہیں ہے۔ ۱۹۳۳ء کا سمجھوتہ دراصل لیگ آف نیشنز کے تحت دونوں حکومتوں میں ایک معاہدہ ہے جس کی شرائط میں تغیر و ترمیم صرف کسی نئے معاہدے کی رو سے ہی ہو سکتی ہے۔ کوئی قانون اس کی حیثیت موجودہ کو بدل نہیں سکتا۔ سمجھوتے میں آگے چل کر یہ دھمکی دی گئی ہے کہ اگر برطانوی حکومت کی اس پیشکش کے باوجود حکومت ایران نے جلد بازی کی اور کوئی یکطرفہ کارروائی کی تو ایسی کارروائی سے اینگلو ایرانی تعلقات خطرے میں پڑ جائیں گے۔ آج برطانوی سفیر نے شاہ ایران سے بھی ملاقات کی اور انہیں تازہ حال سے آگاہ کیا۔

واشنگٹن ۱۹ مئی۔ امریکہ نے تلقین کی ہے کہ تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے مسئلے کو حل کرنے کیلئے طاقت کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ مصالحت سے سلجھایا جائے۔ امریکی مراسلے میں کہا گیا ہے کہ یہ مسئلہ اب آزاد دنیا کیلئے ایک شدید خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے مصالحتی گفتگو سے سلجھایا جائے۔

پاکستان سے امسال بیس ہزار افراد حج کے لئے حجاز جائیں گے

کراچی ۱۹ مئی۔ آج گورنر جنرل پاکستان نے سفینۂ عرب اور سفینۂ مراد عربی جہازوں پر پاکستانی پرچم لہرائے۔ ان دو جہازوں کے شامل ہو جانے سے چھ ہزار افراد کے حج کے لئے جا سکنے کی مزید گنجائش نکل آئی ہے۔

گورنر جنرل نے جہاز ران کمپنی کو ہدایت کی کہ وہ عازمین حج کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچائے۔ امید کی جاتی ہے کہ امسال بیس ہزار کے قریب عازمین حج حجاز جائیں گے۔ عرب کے بعد یہ دوسری بڑی تعداد ہے جو کسی اسلامی ملک کیلئے حجاز جائے گی۔

عرب لیگ کونسل کی طرف سے شام کی کامل امداد کا اعلان

دمشق ۱۹ مئی۔ رات عرب لیگ کونسل نے پاس کر دیا کہ اگر شام یا کسی اور عرب ملک کو یہودیوں کے جارحانہ اقدامات سے خطرہ ہو تو عرب لیگ کونسل اسے پوری پوری مدد دے گی رات متفقہ طور پر پاس کیا گیا کہ عرب ملکوں کے اجتماعی سلامتی کے معاہدے کی جلد سے جلد توثیق کی جائے۔ اس معاہدے پر تمام عرب ممالک کی فوجوں کے چیف آف دی سٹاف دستخط کریں۔ کونسل نے عبدالرحمٰن عظام پاشا کو پھر دو سال کے لئے عرب لیگ کا جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا۔

فلشنگ میڈوز ۱۹ مئی۔ کل چار طاقتوں نے یہودیوں کو حولہ کے علاقے میں دلدلوں کو خشک کرنے کے کام سے روکنے کی قرارداد منظور کر لی۔ اور قرار دیا کہ یہودیوں نے ہوائی حملے کر کے عارضی صلح کے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہودی نمائندے نے کل اجلاس میں کہا کہ ان کا ملک شام کی سرحد کے مغرب میں کوئی ناکہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

کپڑے کے چھ نئے کارخانے

لاہور ۱۹ مئی۔ آج پنجاب کے وزیر صنعت نے کارخانہ داروں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے انہیں چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے بارے میں اپنی تجاویز پیش کرنے کی دعوت دی۔

ڈویلپمنٹ کمشنر مسٹر ہادی حسن نے بتایا کہ پنجاب میں کپڑے کے چھ کارخانوں کے قیام کے لئے مشینری کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔ کل گیارہ ایسے کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ کارخانوں کے مالکوں کی اس کنونشن نے حکومت سے سفارش کی کہ پاکستان کی قائم کردہ صنعتی مالی کارپوریشن سے جائنٹ سٹاک کمپنیوں کو مالی فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔ یاد رہے کہ اب تک صرف لمیٹڈ کمپنیاں ہی فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

کرنل اے۔ ایس۔ بی شاہ واپس آگئے

کراچی ۱۹ مئی۔ پاکستان کے ریاستی امور کے شعبے کے رکن اے۔ ایس۔ بی۔ شاہ افغانستان میں ایک ماہ کے قیام کے بعد آج کراچی پہنچ گئے۔ آپ نے بتایا کہ میری حکومت افغانستان سے دوستانہ بات چیت ہوئی ہے۔ اور مجھ سے پاکستان کے خاص نمائندے کی حیثیت سے گئے ہونے کی وجہ سے نہایت اچھا سلوک کیا گیا ہے۔ ابھی تک سرکاری طور پر اس بات چیت کا انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ یقین کیا جا رہا ہے کہ دونوں ملکوں میں ۳½ سال کے بعد کشیدگی اور تعطل کو دور کرنے کے سلسلے میں ایک خوشگوار افتتاحی اقدام متصور ہوگا۔

لاہور ۱۹ مئی۔ اس سال اوکاڑہ کپڑے کے کارخانے میں دس ہزار تکلوں اور ۲½ سو کرگھوں کا اضافہ کیا جائیگا۔ یاد رہے کہ اس وقت یہ کارخانہ روزانہ ایک لاکھ گز کپڑا تیار کرتا ہے۔ تکلوں اور کرگھوں کے اس اضافے کے بعد کپڑے کی پیداوار میں بھی اسی نسبت سے اضافہ ہو جائے گا۔

کراچی ۱۹ مئی۔ ۵۱-۱۹۵۰ء کے مالی سال میں مرکزی حکومت نے عارضی طور پر ۲۰ امیدواروں کو مختلف مضامین میں تربیت دلانے کے لئے بیرونی ممالک میں بھیجا جائے گا۔

ستمبر میں کراچی اور لنڈن کے درمیان ایک نئی فضائی سروس کا اجراء

کراچی ۱۹ مئی۔ اس سال ستمبر میں کراچی اور لنڈن کے درمیان ایک نئی فضائی سروس شروع ہو جائے گی اس سروس کے اجراء سے پاکستان بڑی بڑی بین الاقوامی سروسوں کے میدان میں آ جائے گا۔ یہ سروس اسلامی ممالک کے اہم دارالحکومتوں کو بھی باہم ملائے گی۔ ایک راستہ بغداد اور قاہرہ سے ہو کر جائے گا۔ اور دوسرا طہران۔ دمشق اور استنبول میں سے گذرے گا۔ فی الحال یہ سروس ہفتے میں دو دن کے لئے ہو گی

کراچی ۱۹ مئی۔ حکومت سندھ نے دس ہزار تکلوں کے ایک کپڑے کے کارخانے کی منظوری دیدی ہے۔ یہ کارخانہ ٹنڈو جام میں قائم کیا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۲۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق ضروری ہدایت

جیسا کہ قبل ازیں اخبار الفضل مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۵۷ء میں احباب جماعت اور امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی کو آگاہ کیا جاچکا ہے۔ کہ حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مطابق خطبہ جمعہ ۶ جون ۱۹۴۷ء مندرجہ اخبار الفضل یکم اگست ۱۹۴۷ء و حسب ریزولیوشن ۳۲۱ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۴۷ء قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کی دفعہ ۵۱۸ الف منضبط ہو چکا ہے۔ جماعت کو کوئی عہدہ دار خواہ امیر ہو۔ یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری وغیرہ مقرر نہیں ہو سکتا۔ جب تک بلحاظ اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا باقاعدہ ممبر نہ ہو

لیکن ہر دو مرکزی اداروں کی اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سی جماعتوں میں ایسے عہدے دار منتخب ہوتے چلے آرہے ہیں۔ جو بلحاظ اپنی عمر کے نہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہیں اور نہ مجلس انصار اللہ کے۔ اس صورت میں محولہ بالا قاعدہ کی صریح خلاف ورزی ظہور میں آرہی ہے۔ اس لئے اس بے قاعدگی کی روک تھام کے پیش نظر ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ہر منتخب ہونے والے عہدیداران جماعت مقامی کی فہرست کے ساتھ اس جماعت کی مجلس انصار و خدام کے زعماء صاحبان کی تصدیق ساتھ آنی چاہیئے۔ کہ جو عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔ وہ بلحاظ عمر مجلس انصار یا خدام کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ ورنہ بغیر اس قسم کی تصدیق کے محولہ بالا باقاعدہ کی پابندی کرانا مشکل ہے۔

اب تک جو عہدے دار ایسے منتخب ہو چکے ہیں۔ کہ جو ہر دو مجالس میں سے بلحاظ اپنی عمر کے کسی ایک مجلس کے بھی ممبر نہیں۔ وہ بہت جلد ان مجالس کے ممبر بن جائیں اگر کسی جماعت میں ابھی تک مجلس انصار اللہ۔ یا خدام الاحمدیہ ہی معرض وجود میں نہیں آئیں۔ تو وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد ایک ماہ تک مطابق قواعد و ضوابط خدام و انصار اپنے اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم کریں۔ اور پھر ان کے عہدہ دار باقاعدہ ممبر بن جائیں۔ قواعد و ضوابط ہر دو دفاتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ ربوہ سے مل سکتی ہیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

(۱) جملہ مجالس کو رکنیت فارم اور شعبہ تعلیم کے چارٹ بھجوائے گئے تھے۔ کہ بعد تکمیل دفتر میں واپس ارسال کر دیں۔ لیکن تاحال بہت کم مجالس نے اس کی طرف توجہ کی ہے۔ یعنی صرف چند مجالس کی طرف سے مذکورہ فارم واپس موصول ہوئے ہیں۔ جملہ قائدین اس طرف توجہ فرمائیں اور جلد تر فارم رکنیت اور چارٹ مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

(۲) ماہانہ رپورٹ بھجوانے میں مجالس کی طرف سے غفلت کی حد تک سستی کا اظہار ہے۔ حالانکہ مرکز جو مجالس کا منبع ہے۔ کو ہر قسم کے حالات سے آگاہ رکھنا۔ اپنی رفتار ترقی سے آگاہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی پہلی یا دوسری تاریخ کو روانہ کر دینی چاہیئے رپورٹ فارم پُر کرتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ کونسا شعبہ کس بنا پر ان کی توجہ نہ لے سکا۔ اور کیا آپ کو احساس ہے۔ کہ اس کی طرف اگلے ماہ توجہ دے کر کمی پوری کریں گے۔ ہر کام کی معین اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹ درج کرنی ضروری ہے تا خط و کتابت کا سلسلہ لمبا نہ کرنا پڑے (معتمد مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

تو اُس کی سُر سے ذرا اپنی سُر ملا تو سہی

جو دل پہ زخم لگے ہیں مجھے دکھا تو سہی
ہُوا ہے حال ترا کیا مجھے سُنا تو سہی

ثمارِ عشق ہیں کیسے! کبھی تو چکھ کر دیکھ
یہ بیج باغ میں اپنے کبھی لگا تو سہی

لگاؤں سینہ سے۔ دل میں بٹھاؤں میں تجھ کو
نہ دور بھاگ یونہی میرے پاس آ تو سہی

وہ منہ چھپائے ہوئے مجھ سے ہمکلام ہوئے
جمال گو نہ ہُوا۔ خیر کچھ ہُوا تو سہی

فریب خوردۂ الفت۔ فریب خوردہ ہے
مگر تو سامنے اس کو کبھی بلا تو سہی

وہ آپ خود چلے آئیں گے تیری مجلس میں
خودی کے نقش ذرا دل سے تو مٹا تو سہی

بُرا جو کہ بھلا اپنی اپنی قسمت ہے
ہمارے دل پہ ترا نقش کچھ جما تو سہی

زمانہ دشمنِ جاں ہے تو اُس کی جانب پھر
تو اس کو اپنی مدد کے لئے بلا تو سہی

نظر نہ آئے وہ تجھ کو یہ کیسے ممکن ہے
حجاب آنکھوں کے آگے سے تو ہٹا تو سہی

نکلتے ہیں کہ نہیں روح میں پر پرواز
تو اپنی جان کو اس شمع میں جلا تو سہی

جو دشت و کوہ بھی رقصاں نہ ہوں مجھے کہیو
تو اس کی سُر سے ذرا اپنی سُر ملا تو سہی

درخواست ہائے دعا

حکیم کرم الٰہی صاحب گوجرانوالہ کا پوتا منور احمد بعارضہ بخار بیمار ہے (۲) بشیراں صاحبہ اوکاڑہ کے خاوند کو مرگی کا دورہ کا دیر سے مرض ہے۔ احباب بیماروں کی صحتیابی اور امتحان میں شامل ہونے والوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی عنایت الرحمٰن صاحب مالک زمیندار انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو اللہ یار سندھ کا چھوٹا لڑکا ظہیر احمد ۲ ماہ کی عمر میں کی درمیانی شب کو انتقال کر گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور نعم البدل عطا کرے۔ (خاکسار عنایت اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) میاں شرف الدین صاحب برہ او اسلئے بہت بیمار ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے ہیں (۲) محمد اسحٰق صاحب مختار امرت سری کی اہلیہ ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہیں (۳) میرا لڑکا سعید الحق بہت بیمار ہے۔ احباب ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

تعطیل

مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۷ء کو بوجہ شب برات ایریس بند ہونے کے باعث مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۵۷ء بروز منگل کا پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ قارئین کرام سے اس مجبوری کے باعث معذرت خواہ ہیں۔ کہ یہ تعطیل ہفتہ وار تعطیل کے ساتھ جمع ہو رہی ہے۔ (مینیجر)

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۱ء

سیاسی لحاظ سے سب فرقے برابر ہیں

"حکومت سے اپیل" کے زیر عنوان سہ روزہ "انیس" میں جو شیعوں کا ترجمان ہے۔ مندرجہ ذیل ادارتی شذرہ شائع ہوا ہے:۔

"بمقام عزاخانہ پانڈو اسٹریٹ تیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور میں ۸ — ۹ مئی ۱۹۵۱ء کو مجالس عزائے امام حسینؑ منعقد کی گئیں۔ جن میں جناب مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ و مولانا شبیہ الحسن صاحب قبلہ نے اپنے کلام بلاغت نظام سے مومنین کو مثاب و ماجور فرمایا۔ ان مجالس میں اس قدر مومنین نے شرکت فرمائی کہ عزاخانہ کے چاروں طرف جتنی قانات نصب کی گئی تھیں وہ تمام ملحقہ سڑکوں پر بچھائی گئیں۔ لیکن پھر بھی فرش اور جگہ ناکافی تھی۔ ۸ مئی کو دوران مجلس میں مخالفین عزا نے شور مچایا۔ جس سے پُرسکون فضا میں انتشار پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ دوسرے روز باقاعدہ طریقہ سے جتھے جمع کئے گئے۔ ڈھول اور ٹین کے پیپے پیٹے گئے۔ لاؤڈ اسپیکر بند کرانے کے لئے بہت زور ڈالا گیا۔ چند مخالفین نے قناتیں تک پھاڑ ڈالیں۔ غرض کہ انتشار پیدا کرنے کی ہر طرح کوشش کی گئی۔ لیکن عزاداروں نے صبر حسینؑ کی تاسی کی چند نوجوان حسینی پروانوں نے بار بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن میری درخواست پر بیٹھ جاتے تھے۔

اس سے قبل تیغ بہادر روڈ (بلاک بیسڈال) کرشن نگر لاہور کی مجالس میں جو کہ ۷ لغایت ۱۱ اپریل ۱۹۵۱ء منعقد ہوئی تھیں۔ دورانِ مجلس میں مومنین پر پتھر اور کنکریاں پھینکی جا چکی ہیں۔ اب میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ ہم کب تک صبر کریں۔ اس سلسلہ میں میں متعلقہ افسران پولیس کے حسن انتظام کا بھی مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے وقت کی نزاکت کو بہت اچھی طرح نبھایا۔ میرے چوکی پولیس پہنچنے پر جناب ملک عطاء اللہ صاحب انچارج چوکی پولیس علاقہ خود معہ چار کانسٹیبلوں کے میرے ساتھ تشریف لے آئے۔ اور مخالفین عزا کو بھگا دیا۔

احقر سید محمد نقوی امروہوی مہتمم مجالس عزاخانہ پانڈو اسٹریٹ۔

مندرجہ بالا اپیل کو افتتاحی کالموں میں ہم نے اس لئے شائع کیا ہے۔ کہ پاکستان کی تعمیر و استحکام کو اگر کوئی چیز نقصان پہنچا سکتی ہے۔ تو وہ وہی چیز ہے جس کی طرف اس اپیل میں اشارہ کیا گیا ہے۔ انہی کالموں میں ہم بار بار لکھ چکے ہیں۔ کہ مظلوم کربلا کی عزاداری کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ جن حکومتوں نے عزاداری کی مخالفتیں کیں وہ الٹ گئیں جن گروہوں اور پارٹیوں نے مجالس حسینؑ کو بند کرنا چاہا۔ وہ فنا ہو گئیں۔ لیکن عزاداری بند نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ کوئی طاقت اسے اب بند کر سکتی ہے۔ کرشن نگر لاہور میں صرف ایک ماہ کے عرصہ میں یہ دوسرا واقعہ ہے۔ یہ مانا کہ پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی پولیس کے حسن انتظام اور عزاداران مظلوم کربلا کے ضبط و صبر کی بدولت بات بڑھنے نہیں پائی۔ لیکن آخر کب تک؟ یہ پیش خیمہ ہے ایک بڑے طوفان کا وہ طوفان جو اکثریت کے زعم میں اکثریت کے ناعاقبت اندیش اور پاکستان دشمن افراد کی طرف سے اقلیت کے خلاف برپا کیا جانے والا ہے۔ اور افراد قوم اور حکومتِ وقت نے اگر شروع ہی میں اس طوفان کا تدارک نہ کیا۔ تو تمام پاکستان اس کی لپیٹ میں آ جائیگا۔ ہم بروقت انتباہ کر رہے ہیں۔"

("انیس" لاہور مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۵۱ء)

ہم شیعہ دوستوں کی خدمت میں کچھ باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اول یہ کہ پاکستان کسی واحد فرقہ کی وراثت نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔ پاکستان تمام فرقوں کی قربانیوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ اسی لئے یہ ہر فرقہ کی ویسی ہی ملکیت ہے۔ جیسی کہ کسی دوسرے فرقہ کی۔ فرقہ کی اکثریت یا اقلیت کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اگر کوئی فرقہ صرف ایک واحد فرد پر مشتمل ہے۔ اور اس واحد فرد نے پاکستان کے حصول کے لئے قربانی کی ہے۔ تو وہ بھی پاکستان کے چپہ چپہ کا اسی طرح مالک ہے جس طرح بڑے سے بڑا فرقہ۔ البتہ جن گروہوں نے نہ صرف پاکستان کے لئے کوئی قربانی نہیں کی۔ بلکہ پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ ایسے گروہوں کا پاکستان پر کوئی حق نہیں ہے۔ اور حق تھا کہ انہیں شروع ہی میں غیر پاکستانی شہری قرار دے دیا جاتا۔ مگر ایسا نہ کیا گیا۔ یہ ان پر انتہا درجہ کی مہربانی تھی۔ جو قائد اعظم نے کی۔

ہم نہیں کہتے کہ قائد اعظم نے ایسے گروہوں کی جان بخشی کر کے کوئی بُرائی کی۔ اس نے یہ کام اسلامی اصولوں کے مطابق کیا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں کیا۔ جس نے فتح مکہ پر شدید معاندین کو "لا تثریب علیکم الیوم" کہہ کر خطائیں معاف کر دیں۔ حالانکہ ان میں ایک بھی ایسا نہ تھا۔ کہ جس کو تمام دنیا کی قوموں کے قانون کے مطابق پھانسی کی سزا نہیں دی جا سکتی تھی۔ لیکن ہمیں اتنا عرض کرنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ قائد اعظم نے جہاں ایسے گروہوں کی جان بخشی کر کے اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ اس نے ان لوگوں سے بھی کچھ نہ کہا۔ جنہوں نے اسکی ذات خاص پر گند اچھالنے کی کوشش کی۔ بلکہ اس کو "کافر اعظم" تک کا خطاب دیا۔ ہر گلی کے موڑ پر فحش گالیاں دیں۔ وہاں ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ قائد اعظم نے ایک سیاسی غلطی بھی کی۔

عفو و رافت دکھانا واقعی ایک مسلمان کا صحیح کیریکٹر ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اگر سانپ کو ہلاک نہ کیا جائے۔ تو اسکی زہریلی کچلیاں بھی نہ نکالی جائیں۔ یہ بہت بڑی سیاسی غلطی تھی۔ کہ ان لیڈروں کو جنہوں نے دشمن سے کھلم کھلا مل کر پاکستان کے قیام کی مخالفت کی۔ ان کی جان بخشی ہی صرف نہ کی گئی۔ بلکہ ان کو اف تک بھی نہ کہا گیا۔ بلکہ ان کو پاکستانی شہریت کے پورے حقوق دے دیئے گئے۔ اور ان کو ان لوگوں کے ہمدوش بٹھا دیا گیا۔ جنہوں نے جان و مال کی قربانیاں کی تھیں۔

سیاسی غلطی یہ تھی کہ یہ سمجھ لیا گیا۔ کہ یہ لوگ دب جائیں گے۔ اور شروع شروع میں بظاہر یہی ہوا۔ جس سے غلطی اور بھی محکم ہو گئی۔ لیکن در پردہ یہ گروہ جیسا کہ ان کی نت نئی شرارتوں سے ثابت ہو گیا ہے۔ اپنے دین پر قائم رہے۔ اور پاکستان کی تخریب کے لئے حتی الوسع کوشش کرتے رہے۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے۔ یہ غلطی غلطی نہ تھی۔ مگر جہاں تک ان گروہوں کے لیڈروں کو کھلی چھٹی دینے کا تعلق ہے یہ نہایت خطرناک سیاسی غلطی ثابت ہو رہی ہے۔

اس لئے ہم شیعوں سے جو پہلی بات کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ان گروہوں کو چھوڑ کر جنہوں نے پاکستان کی اور مسلمانوں کی مخالفت کی تھی۔ شیعوں کا پاکستان کے چپہ چپہ پر اسی طرح کا حق ہے۔ جس طرح کا حق کسی دوسرے فرقہ کو ہے۔ اس لئے ان کو احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنے آپ کو اقلیت قرار دلانے اور جداگانہ حقوق طلبی کی کوشش ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ دراصل یہ ان گروہوں کی کامیابی ہے جو پہلے بھی پاکستان کے خلاف تھے۔ اور اب بھی پاکستان کے خلاف ہیں۔ خواہ وہ بظاہر کتنی ہی ناک رگڑیں۔ اور کتنی ہی قسمیں کھائیں۔ جو لوگ فحش گالیاں بازار میں کھڑے ہو کر دے سکتے ہیں۔ ان کی ناک رگڑنے اور قسمیں کھانے کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

دوسری بات جو ہم شیعوں سے عرض کرنا چاہتے ہیں وہ مندرجہ بالا حقائق ہی سے نکلتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ شیعوں کو اپنے دل سے یہ وہم نکال دینا چاہیئے۔ کہ سنی عوام یا خواص ان کے شہری حقوق کے سدراہ ہوتے ہیں۔ کوئی پاکستانی شہری جس نے پاکستان کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اور جو پاکستان کی بہبودی دل سے چاہتا ہے۔ خواہ وہ حنفی ہو یا حنبلی۔ اہل حدیث ہو یا اہل قرآن۔ احمدی ہو یا غیر احمدی ہرگز ہرگز کسی فرقہ کے شہری حقوق میں سدراہ نہیں ہو سکتا۔

سوال ہو سکتا ہے کہ پھر کرشن نگر میں فساد مچانے والے کون تھے؟ لاؤڈ سپیکر بند کرنے کی کوشش کرنے والے جتھے جمع کر کے ڈھول اور ٹین کے پیپے پیٹنے والے قناتیں پھاڑنے والے اور مجلس پر پتھر اور کنکریاں پھینکنے والے کون تھے؟ اس سوال کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں۔ برادران! یاد کرو ناروول میں ذوالجناح کا جلوس روکنے والے۔ حافظ آباد اور ملتان میں رفض کے خلاف نعرہ لگانے والے شیر بیشہ اسلام کی آمد آمد کا مژدہ سنانے والے کون تھے؟ کیا سنی تھے کیا حنفی تھے یا حنبلی تھے۔ اہل حدیث تھے یا اہل قرآن تھے۔ یا احمدی تھے؟ سیالکوٹ کے جلسہ احمدیہ پر اینٹیں اور پتھر برسانے والے کون تھے؟ اور اب سمندری ضلع لائل پور میں احمدیہ مسجد کس نے جلائی ہے؟ کن کی اشتعال انگیزی سے احمدی قتل ہوئے ہیں۔ اور منہ کالے کئے گئے ہیں؟

برادران یہاں تو کسی لمبے چوڑے غور کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ کام انہی گروہوں کے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کی جی توڑ کر مخالفت کی۔ اور جن کو قائد اعظم نے اخلاق کمال کا مظاہرہ کر کے چھوڑ دیا۔ مگر یہ سیاسی غلطی کی کہ ان کو کھلی ڈھیل دے دی۔ ہمیں ان گروہوں کے نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ دو گروہ ہیں۔ اور سب جانتے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک قلعہ رانی کرتا ہے۔ اور دوسرا تخریب کاری کرتا ہے۔ تاکہ پاکستان کا اقتدار سیاسی ملاؤں کے ہاتھ میں آ جائے۔ جو یہاں اکثریت کی فقہ یعنی اپنے خاص الخاص توہمات کے مطابق اسلامی حکومت قائم کریں۔ جس حکومت میں اقلیتی اسلامی فرقوں کو صرف اتنے حقوق ملیں گے جتنے کہ ذمیوں کو ملتے ہیں۔

تیسری بات جو ہم شیعہ دوستوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بھائیو آپ خواہ مخواہ غریب عوام مسلمانوں کے خلاف بدظنی پیدا نہ کیجیئے آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس تمام فتنہ طرازی کا جو پاکستان میں ہو رہی ہے منبع کیا ہے؟ کرشن نگر کے عوام مسلمانوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ فتنہ طرازی کے منبع کا صاف صاف اعتراف کیجیئے۔ اور اس کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا دیجیئے۔ ان شریر گروہوں نے عوام کو اپنا آلۂ کار بنایا ہوا ہے۔ اشتعال انگیزی کر کے سادہ دل عوام کو بھڑکانا ان کا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہر مسلمان کا خواہ سنی ہو یا شیعہ۔

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

طبعیات اور مابعد الطبعیات

کیا خدا تعالیٰ کو باہر تصور کر کے کوئی علم کامیابی سے پیش کیا جا سکتا ہے؟

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ)

زمین و آسمان میں ایسے خواص و قوانین اور ربط و ضبط پائے جاتے ہیں۔ کہ حساب اور اقلیدس کا پیدا ہونا ان کا ایک قدرتی نتیجہ ہے۔ انسانی ذہن کو ایسے قویٰ عطا کئے گئے ہیں۔ کہ وہ اس حساب کو سمجھ سکے۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ چسپاں کر سکے۔ جس کے نتیجہ میں ہمارے دن نئے نئے علوم فلسفہ و سائنس دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ خصوصاً انیسویں صدی عیسوی میں ایسے علوم کی ترقی اور اشاعت بہت تیزی سے ہوئی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا یہ مادی اور ظاہری اسباب جو ارض و سما میں جاری و ساری نظر آتے ہیں۔ یہی اس دنیا کی پیدائش اور قیام کا ذمہ دار ہے۔ یا یہ گھڑی کے چہرہ کی مانند صرف سوئیوں کی مجوزہ حرکت اور ان کی مسافت کی فرضی تقسیم دکھاتا ہے۔ اور اس کے اندرونی محرکات اور کل پرزے ہماری نظروں سے اوجھل رہ جاتے ہیں۔ چونکہ موجودہ علوم کی تحقیق اور تدوین ایسے گروہ کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ جو کہ لامذہبیت کا شکار ہے۔ انہوں نے ان علوم کی بنیاد اس مفروضہ پر رکھی ہے۔ کہ موجوداتِ عالم کے یہ مادی خواص و قوانین ہی اس کے وجود کے ذمہ دار ہیں۔ اور یہ کہ ان ظاہری اسباب و علل کے مابعد خدا تعالیٰ یا کسی روحانی نظام کے تصور کی ضرورت نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی بالارادہ خالقیت و ربوبیت و قیومیت مدنظر رکھے بغیر لاشعوری مشینی نظریوں کو بنیاد فرض کر کے علوم کہاں تک پنپ سکتے ہیں۔ اور ان کی اندرونی پختگی اور ذاتی صداقت کا کیا معیار ہے۔

ہم پہلے طبعیات یعنی Physics کو زیر بحث لاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ علم طبعیات اور اس کے شعبوں نے شعبدہ بازی اور جادوگری کے معیار تک ترقی کر لی ہے۔ محیر العقول ایجادات منصۂ ظہور پر آ چکی ہیں۔ ایٹم کی باریکیوں کے بعد سیاروں کی بلندیوں تک راز کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ گو طبعی فلسفہ یونانیوں کی ایجاد ہے مگر ان کے عہد میں عملیاتی اور تجرباتی بلکہ نہایت ابتدائی مراحل میں رہا۔ اس لئے اس کو پڑھا فلسفہ کہتے ہیں۔ جسے صرف تصورات کی حیثیت حاصل ہے۔ طبعی فلسفہ کو تجربہ گاہ میں لانے اور مشاہداتی معلومات حاصل کرنے کا آغاز Galileo گلیلیو ایک روم کے سائنسدان نے کیا۔ موجودات عالم کے قدرتی عجائبات۔ اور محکم و ابلغ نظام و قوانین کی ہم آہنگی اور سلسلہ وار کڑیوں کے مظاہرہ نے یونانیوں سے لیکر بیسویں صدی تک کے فلاسفر اور سائنسدانوں کو بالاتفاق اس نظریے پر قائم رکھا ہے۔ کہ عجائبات قدرت اور مشاہدات عالم کا پہلے بنیادی اور حقیقی اصول معلوم کرنا ضروری ہے۔

چنانچہ بنیادی طور پر یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ زمانہ یعنی وقت، فضاء اور مادہ تین چیزیں مستقل اور ابدی حیثیت رکھتی ہیں۔ مادہ کو ایسے باریک در باریک مختلف الانواع سالمات سے مرکب مانا گیا تھا جن کا آئندہ تجزیہ یا تخریب ناممکن ہے۔ ان سالمات کو اٹیم کہتے ہیں۔ ایک مشکل سوال باقی تھا۔ کہ حرکت بغیر قوت کے پیدا نہیں ہوتی اور قوت خود مستقل چیز نہیں۔ اس کے لئے کوئی قوی اور عزیز ہستی درکار ہے۔ اس سوال کا حل گلیلیو نے نہایت مبہم صورت میں پیش کیا یعنی "محرک مادہ ساکن ہو جاتا ہے۔ اگر وہ قوت جو اسے دھکیل رہی ہو۔ ایسا کرنے سے رک جائے" یعنی اس نظریے کے مطابق خدا تعالیٰ کے تصور کے لئے ایک کمزور سا خانہ خالی رکھا گیا۔ اور باقی صفات یعنی بالارادہ خالقیت۔ قیومیت اور ربوبیت وغیرہ سے انکار کر دیا گیا۔

اٹھارویں صدی میں طبعیات نے اور معکوس ترقی کی۔ قوت کے متعلق مابعد الطبعیاتی تصور کو یک قلم موقوف کر دیا گیا۔ اور گلیلیو کے مبہم نظریئے کو بدل کر جس میں ایک بیرونی قوت کا جواز موجود تھا۔ نیوٹن نے اپنے مشہور و معروف نظریہ Law of inertia پیش کیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ "ہر جسم اپنی اصلی حالت قائم رکھنے پر مصر ہے۔ خواہ وہ حالت سکون میں ہو۔ یا خط مستقیم پر حرکت کر رہا ہو۔ جب تک کسی موثر طاقت کے ذریعہ اسے اپنی حالت بدلنے پر مجبور نہ کیا جائے"۔

نیوٹن کا یہ نظریہ منطقی لحاظ سے ترجیح بلا مرجح کا حامل ہے۔ کیونکہ کسی جسم کا ٹھہرے رہنا اور خط مستقیم پر چلتے رہنا دو متضاد امور جبلی خاصیت نہیں بن سکتے جب تک کوئی مرجح موجود نہ ہو۔ مرجح یا تو اپنا ارادہ ہو سکتا ہے۔ یا کوئی بیرونی بالارادہ قوت۔ خود مادہ میں شعور اور ارادہ موجود نہیں اس لئے ضروری نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ بیرونی بالارادہ قوت موجود ہے۔

دوسرا قوی اعتراض اس مشینی نظریہ پر خود مشین کا عملی اصول کے خلاف ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ امر بالبداہت ثابت ہے۔ کہ حرکت کے نتیجہ میں رگڑ Friction پیدا ہوتی ہے اور رگڑ دور کرنا قوت کا کام ہے۔ یہ ایسا قوی اعتراض تھا۔ کہ نیوٹن کو اس اعتراض سے بچنے کے لئے ایک فرضی اور خیالی ایسا سیال مادہ بنانا پڑا۔ جس میں اجسام کا خط مستقیم پر چلنا رگڑ پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ مادہ ایتھر کہلاتا ہے۔ ایتھر کی مثال روشنی میں دی جاتی ہے یعنی روشنی کی کرنیں بغیر رگڑ کے جاری رہتی ہیں۔ مگر اب یہ امر بھی ثابت ہو چکا ہے۔ کہ روشنی کی کرنیں حرکت کرتے وقت رگڑ سے دوچار ہوتی ہیں۔ اور ان کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچنے تک وقت درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ روشنی کی رفتار ۱۸۶۰۰۰ میل فی منٹ دریافت کی گئی ہے۔ جس کے مطابق سورج غروب ہونے کے ۸ منٹ بعد تک ہم کو نظر آتا رہتا ہے۔ سائنس کی بنیاد تجربہ اور مشاہدہ پر رکھی گئی ہے اس لئے اس کے اصول اور نظریئے اعلیٰ درجہ کی علمی دیانتداری پر مبنی قرار دیئے جاتے ہیں گو جو امور تجرباتی دسترس سے بالا ہوں۔ ایسے عجائبات فطرت۔ کو سابق تجربہ کی لڑی میں منسلک کر کے قرین قیاس ممکنات کی صورت میں بطور نظریہ یا تھیوری پیش کر دیا جاتا ہے۔ اس بناء پر موجودہ سائنس اور فلسفہ کا علمی اعتبار قائم ہوا۔ مگر اس اعتبار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ایک بعید القیاس نظریہ پیش کر دینا تاکہ اپنے مزعومہ اور فرضی قیاسات کو ٹھیس لگنے سے بچایا جائے۔ اور دنیا کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے روایتی اعتبار سے فائدہ اٹھانا کیا انتہائی رجعت پسندی اور علمی بددیانتی کا ثبوت نہیں؟

دنیا منتظر تھی۔ کہ سب سے بڑی صداقت کے ثبوت میں روزمرہ کے نئے نئے انکشافات مزید روشنی اور دلائل کا باعث ہوں گے۔ مگر تمام حقائق اور حسن ظنیوں کے خلاف نہایت دیدہ دلیری سے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ علت العلل سے انکار کرنا عقل سلیم کے ابتدائی منطقی نتیجہ سے کھیلنا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بلا مرجح قوت کے نظریہ یعنی Law of inertia کو روا رکھا گیا۔ جس کے ثبوت میں کوئی بھی تجربہ یا مشاہدہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس نظریہ کے پیش نظر موجودات عالم کے دوسرے مسائل سمجھنے اور سمجھانے میں ناقابل حل مشکلات در پیش آ گئیں۔ جس کا کہ کھلے کھلے الفاظ میں آئن سٹائن اور انفلڈ نے متفقہ طور پر اعتراف کیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں۔

"اس کوشش میں کہ کارگاہ قدرت کے عجائبات کی حقیقت کو مشینی نظریئے کے ماتحت بیان کیا جائے موجودہ سائنس کی ابتداء سے بیسویں صدی تک اس کے بغیر چارہ نہ تھا۔ کہ مصنوعی اور فرضی چیزیں مطلب برآری کے لئے پیش کی جائیں۔ مثلاً برقی اور مقناطیسی اثرات کو سیال مادہ کہنا۔ روشنی کو ذرات سے مرکب بنانا۔ یا ایتھر کا وجود فرض کر لینا جس کے نتیجہ میں تمام مشکلات ایسے مفروضہ مراکز میں مدغم کر دی جائیں۔ جیسا کہ ایتھر کو نظری حقائق کی جگہ دے دی گئی ایتھر کی ایجاد کے ذریعہ اعتراضات سے چھٹکارا حاصل کرنے کا آسان طریقہ نہایت ہی ناکام کوشش ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ کارگاہ قدرت کا مشینی اصول کے ماتحت امکان ظاہر کیا جائے۔ سائنس مشینی پروگرام کو معقول طور پر پیش کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ اور آج کوئی بھی ماہر طبعیات اس طریق سے کامیاب ہونے پر یقین نہیں رکھتا۔

وفات

شیخ عبدالحمید صاحب فاروقی کی بچی عزیزہ امۃ الصمد قریباً تین ماہ کی طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

رفیق احمد جمیل سنت نگر لاہور

موجودہ طبعیات نے ان مسائل کو دیگر طریقے سے حل کیا ہے۔ مگر اس حل کی کوشش میں نئے نئے اور زیادہ مشکل مسئلے پیدا ہو گئے۔ ہمارا علم انیسویں صدی کی طبعیات کی نسبت بہت وسیع اور گہرا ہو چکا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ شکوک اور مشکلات بھی اتنی ہی بڑھ گئیں۔"

یہ امر غور طلب ہے کہ سائنس اور فلسفہ کی غیر معمولی ترقی اور روزمرہ کے محیر العقول نئے نئے انکشافات اور ایجادات کے ساتھ ساتھ بجائے بنیادی اصول اور فلسفہ موجودات کی تفہیم میں دور رسی اور آسانی کے دشواریوں اور پریشانیوں میں کیوں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے؟ اور یہ کہ ان بڑھتی ہوئی مشکلات اور الجھنوں کی وجہ اور اس کا حل کیا ہو سکتا ہے؟ اس سے قبل کہ ہم اس ضروری استفسار کا حل ڈھونڈیں۔ آیئے آئنسٹائن کا بیان کردہ موجودہ طبیعیات کا نیا اور گہرا مطالعہ اور اس کے نتیجے میں نئے شکوک اور معموں کے اضافوں کا مطالعہ کریں۔

ردرفورڈ اور اس کے ساتھیوں نے سائنس اور فلسفہ کی دنیا میں نئے راز ہائے انقلاب آفرین کا اضافہ کیا ہے۔ یعنی وہ باریک ترین سالمے جن کو پرانا فلسفہ اور انیسویں صدی کی سائنس اجزائے لا یتجزأ اور مختلف الانواع بیان کرتے تھے۔ وہ ایٹم بجلی کے مثبت اور منفی متحرک حلقوں سے مرکب پائے گئے۔ اور یہ کہ مختلف مادے اور گیس سب ایٹم میں ان برقی حلقوں کی تعداد کی کمی بیشی کا نتیجہ ہیں نیز فضائے عالم برقی لہروں سے معمور ثابت ہوئی ہے۔ جن میں عجب قوی اور استعدادیں پائی جاتی ہیں۔

Cosmic wave ایسی لہر ہے۔ کہ آن کی آن میں دنیا و مافیہا کو فنا کر سکتی ہے۔ یا کسی چیز کی بھی ہیئت کذائی بدل سکتی ہے۔ بلکہ نئی چیزیں بھی اس کے ذریعے پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسکی یہ استعدادیں کسی حکم اور نظام کے ماتحت ہیں۔ جہاں صرف کن کے حکم کی ضرورت ہے۔ ان سالموں اور لہروں میں اتنی قوت مقید ہے کہ الامان۔ ایٹم بم اسی دریافت کے نتیجے میں بنایا گیا۔ یہ درست ہے کہ ایٹم بم ہیروشیما اور ناگاساکی پر پھینکا گیا۔ اور اسکی خوفناک تباہ خیزیوں سے نہ صرف جاپان بلکہ تمام دنیا ہل گئی ہے۔ مگر اس نئی دریافت سے جو دھکا سائنس اور فلسفہ کو پہنچا ہے۔ وہ اس سے کئی گنا زیادہ پریشان کن ہے۔ جس کا حال آپ خود چوٹی کے سائنسدانوں کی زبانی سن آئے ہیں۔ علم طبعی کا اس عالم کون و مکان کو وجود میں لانے والا مشینی اور لاشعوری نظریہ اپنی بنیادوں اور ساز و سامان سمیت آن کی آن میں ڈھیر ہو گیا۔ جن خدا پسند سائنس کے رعب میں آ کر اپنے معبودوں کی صنعت کاری کے لئے غیر فانی سالمات یعنی مادیت مادہ پیش کیا تھا وہ بھی اس الناس والحجارۃ کی خوفناک آگ اور تباہی خیز طاقت میں ھباءً منثورا ہو گئے۔

آخری کوشش

غرض اب مادی اور ظاہری پردے اٹھ چکے ہیں۔ مطلع صاف ہے۔ اور ایک زبردست نور ہے جو ضوفشانی کر رہا ہے۔ جسکی چمک سے نہ پرانے مندر بچ سکے۔ نہ کوئی نیا ادارہ کھڑا رہ سکا۔ گلیلیو اور نیوٹن ایسے فنکار بتگروں کے تراشیدہ مصنوعی خدا میدان چھوڑ گئے۔ اب نئے فلسفیوں کی باری تھی۔ نیویارک سے تیس میل دور ایک پناہ گاہ تیار کی گئی۔ جہاں ماہرین فلاسفہ اور سائنسدانوں کے لئے صلائے عام تھی۔ کہ آئیں اور یہاں عقل و خرد کے گھوڑے دوڑائیں۔ آئیں اور چمکتے ہوئے حقائق اور روشن دلائل سے آنکھیں بند کر کے سوچ و بچار کریں۔ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں آئنسٹائن کی قیادت میں پرانے دوست یعنی شیطان مادہ سے تجدید عہد کیا گیا۔ کہ اس دفعہ ایسا راستہ اختیار کرو۔ کہ آسمانی رموز کی جھلک بھی دیکھ آئیں۔ اور شہاب ثاقب کی زد سے بھی بچے رہیں۔

حل طلب مسئلہ یہ تھا۔ کہ جبکہ اس کائنات کی ٹھوس اور مادی اشیاء کا خلاصہ بجلی بن کر رہ گیا ہے۔ یعنی یہ عالم وجود بس ایک نور کا ظہور ہے۔ اس لئے ضرورت اب بجلی کو قابو کرنے کی ہے۔ چنانچہ بجلی کی دو قسم کی لہریں پائی جاتی ہیں۔ ایک برقی لہریں اور دوسری مقناطیسی لہریں جو کہ عالم شہود میں کارگر ہیں۔ چنانچہ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اگر دو کرّے یعنی Disc لیکر ان میں مثبت اور منفی بجلی علیحدہ علیحدہ بھر دی جائے۔ اور ان کو حرکت دی جائے۔ تو برقی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں اور جس شدت سے حرکت دی جائے۔ اتنی ہی تیز لہر نمودار ہوتی ہے۔ لیکن اگر ان کو ساکن کر دیا جائے۔ تو لہریں مفقود ہو جاتی ہیں۔ اس ساکن حالت کو Magnetostatic field اور Electrostatic field کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ برآمد ہوا۔ کہ اگر کوئی بیرونی طاقت بجلی کو حرکت نہ دے۔ تو Static حالت یعنی سکون محض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور زمانہ اور وقت غائب ہو جاتے ہیں۔ اب سائنسدانوں اور فلاسفہ کی پریشانیوں اور مشکلات کو دور کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت تھی۔ ایک ایسی طاقت جو کہ بجلی کو محرک رکھے۔ اور اس میں دوسری صفت خلق بالارادہ بھی پائی جائے۔ تاکہ تخلیقی لہروں Cosmic waves کو حکم "کُن" سے سرفراز فرمائے "تاکہ فیکون" سے یہ عالم موجودات رواں دواں رہے۔ مگر سب سے بڑی مشکل یہ پیش آ جاتی ہے۔ کہ ان صفات کا مالک خدا تعالےٰ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ العلی العظیم) باہر رکھنا ہے۔ اسی لئے آئنسٹائن اپنے ساتھیوں کو زبردست صداقت برقی چمک اور گرج سے بچانے کے لئے پھر واپس سطح زمین پر لے آیا۔ اور ایک نئی آڑ تیار کر لی۔ اب یہ ٹٹی کی آڑ جو کہ بیسویں صدی کی طبیعات کا سب سے بڑا کارنامہ کہلاتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ یہ دو نظریوں پر مشتمل ہے۔ Quantum Theory اور Relative Theory یعنی نسبتی نظریہ اور اندازی نظریہ۔

نسبتی نظریہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب بلند پرواز راس نہیں بیٹھتی۔ تو کیوں اپنا مقام نہ پہچانیں۔ ہم تو اس وسیع ترین کرۂ سماوی میں ایک ذرۂ بے مقدار کے بھی نہیں ہیں۔ کیا وجہ کہ ہمارے نظریات ایسی چیزوں پر حاوی ہو سکیں۔ جو ہماری دسترس اور اقتدار سے باہر ہیں۔ اس لئے کیوں نہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ ہمارا علم ایک نسبتی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری معلومات ہماری طرح محدود اور کوتاہ ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ کہ

" بدقسمتی سے ہم سورج اور زمین کے درمیان نہیں پہنچ سکتے کہ نیوٹن کے فرضی نظریۂ قوت کی جانچ پڑتال کر سکیں۔ اور زمین کی حرکات کا صحیح اندازہ لگا سکیں۔ یہ صرف خیالی دنیا میں کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے تمام تجربے زمین پر ہی کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں ہمیں رہنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ اس حقیقت کو علم سائنس کے ذریعہ احسن طور پر اس طرح ادا کیا ہے۔ کہ زمین ہی ہمارا تعاونی سلسلہ ہے۔"

اندازی نظریہ کے متعلق کہتا ہے۔ کہ

" مادہ قوت کو مرکوز کر دینے کا نام ہے۔ اور فضا قوت کو پھیلا دینے کا نام (یہاں قوت سے مراد بجلی ہے۔ یعنی اصلیت ہر چیز کی بجلی ہی ہے) جب یہ حقیقت ہے۔ تب مادے اور فضا میں صرف مقداری فرق ہوا نہ کہ نوعی......... ہم کسی ایسی جگہ کو متصور نہیں کر سکتے۔ جہاں مادہ اور فضا علیحدہ علیحدہ پائی جاتی ہوں۔ مگر ہمیں کام چلانے کے لئے مادہ اور فضا دو الگ الگ چیزیں ماننی پڑتی ہیں۔ بنیادی مسائل ابھی تک حل نہیں ہو سکے۔ ہمیں یہ علم ہو چکا ہے۔ کہ تمام موجودات صرف دو ہی قسم کے اجزاء سے بنی ہوئی ہے۔ کس طرح قسما قسم کی چیزیں ان سادے اجزاء سے بن گئیں؟ ان اجزاء کا فضاء میں حکمت عمل کیا ہے؟ ان سوالات کے جواب کی تلاش میں طبعیات میں نئے نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ ایک یہ اندازی نظریہ ہے۔"

اندازی نظریہ کا بھی یہ مطلب ہے۔ کہ جب ہم اشیاء کی وجہ تسمیہ معلوم نہیں کر سکتے۔ تو ان کو مجبورًا ظاہری صورت میں ہی دیکھنا اور اندازہ کرنا چاہیئے۔

غرض سائنس اور فلسفہ نے خدا تعالےٰ کو باہر تصور کر کے اس کائنات کی پیدائش مشینی اور لاشعوری ارتقاء کے ذریعہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں جس ناکامی اور نامرادی کا طبعیات کو سامنا ہوا وہ صاف عیاں ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ عام قوانین اور حکمت عملیاں جو اللہ تعالےٰ جل شانہ نے انسان کے فائدہ اور سمجھنے کے لئے پیدا فرمائی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا کر نئی نئی سہولتیں اور ایجادات منصۂ ظہور پر آتی رہیں۔ مگر ان کے بل بوتے خودسری اور غرور کا پیدا ہونا نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ خصوصًا جبکہ اس کا برا اثر عام تعلیمیافتہ طبقہ پر پڑ رہا ہے۔ اور لوگ اس دھوکہ میں آ کر خدا تعالےٰ سے برگشتہ ہو چکے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز کے امتثال امر میں حضور کی قوت قدسی کے ذریعہ اس کے علاج کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ سائنس اور فلسفہ کی اگر اندرونی حالت دیکھی جائے۔ اور ان کے بنیادی نظریے پرکھے جائیں۔ تو یہ امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ کہ جسے یہ مابعد الطبعیات Meta Physics کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ وہی اصل طبعیات ہے۔ اور جن اصولوں کو مذہبی مجنونوں کی بڑ کہا جاتا ہے۔ آج انہی اصولوں کی صداقت زیادہ سے زیادہ عیاں ہو رہی ہے۔ جن کو چھوڑ کر سائنس کسی شعبہ کا بھی کامیاب نظریہ پیش نہیں کر سکی۔ انشاء اللہ آئندہ قرآن کریم کے بیان فرمودہ طبعی اصول پیش کئے جائیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

درخواستہائے دعاء

سمندری میں احرار نے مسجد کو جلا کر جس شرمناک فعل کا ارتکاب کیا ہے اس کی تفصیل احباب "الفضل" میں پڑھ چکے ہیں۔ وہاں کے احمدی احباب کو احراریوں نے زدوکوب بھی کیا۔ چنانچہ میرے والد محترم عبدالمجید خانصاحب اوف دمیہ ووال کے چہرہ پر بھی زخم آیا ہے۔ مقامی پولیس نے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے لیکن پھر بھی شرارت کے سرغنہ قانون کی زد سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور جلسے کر کے مزید شرارت کی کوشش کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو سمجھ دے اور نیز یہ کہ خدا اپنے بندوں کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے آمین نصیر احمد ماڈل ٹاؤن لاہور

(۲) بابو عبدالغنی صاحب انبالوی کی آنکھوں کا اپریشن ہوا تھا جو کہ کامیاب نہیں ہوا سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(۳) عبدالرشید صاحب انبالوی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

ترقی کی طرف ایک اور قدم

امانت تحریک جدید میں چیک بک اور پاس بک سسٹم کا اجرا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوستوں کے روپیہ کی مزید حفاظت کے لئے امانت تحریک جدید میں چیک بک اور پاس بک سسٹم جاری کر دیا گیا ہے۔ جو دوست اپنا حساب امانت تحریک جدید میں کھلوائیں گے۔ انہیں خوبصورت دیدہ زیب چیک بک جس کے ہر چیک پر نمبر لگا ہؤا ہوگا دی جائیگی۔ اور بنکوں کی مانند امانت دار صرف اس چیک کے ذریعے ہی رقم برآمد کرا سکے گا۔ اسکے علاوہ ہر امانت دار کو ایک پاس بک جس پر دفتر وقتاً فوقتاً اندراجات مکمل کرتا رہیگا۔ دی جائے گی۔

صرف پانچ روپے سے آپ اپنا حساب کھلوا سکتے ہیں۔ چیک بک اور پاس بک کے لئے کوئی اُجرت وصول نہ کی جائے گی رقوم کی ترسیل کا خرچ بھی صیغہ امانت تحریک جدید اپنے پاس سے ادا کریگا رقم جس وقت چاہیں واپس لی جا سکتی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی امانت رکھیں ...... یہ فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

آج ہی اپنا حساب امانت تحریک جدید میں کھلوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

اعلان اخراج از جماعت و مقاطعہ

(۱) مستری لعل دین صاحب پسر سندھی نانبائی حال ساکن لائل پور کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں (ناظر امور عامہ)

(۲) میاں حسن محمد صاحب آڑھتی قادیان کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضا بمنظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ "اخراج از جماعت و مقاطعہ" کی سزا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان معافی

حافظ فیض اللہ صاحب جلد ساز حال سانگلہ ہل کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب انہوں نے تعمیل فیصلہ قضاء کر دی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں معاف فرمایا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

پتہ مطلوب ہے

مستری فیروز دین صاحب ساکن ننکانہ ضلع شیخوپورہ جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو انکا پتہ معلوم ہو تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

ولادت:

سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ہاں ۱۶ مئی ۵۱ء کو لڑکی تولد ہوئی ہے احباب اسکے نیک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

جون ۱۹۵۱ء میں آپکی قیمت اخبار سامنے دی ہوئی تاریخ کو ختم ہو رہی ہے

قیمت اخبار سالانہ -/۲۴/- روپے ششماہی ۱۳ روپے۔ سہ ماہی ۷ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔

(۳)

نمبر	نام	
۲۳۵۱۳	چوہدری محمود احمد صاحب ۲۱ جون ۵۱ء سے ۲۰ جون تک	
۲۳۴۵۰	لیس نائک محمد شفیع صاحب	〃
۱۶۲۷۳	شیخ اسلام بادی صاحب	〃
۱۶۵۸۶	محمد ابراہیم صاحب	〃
۱۶۲۹۸	رانجھا صاحب	〃
۱۸۵۰۰	صوفی محمد اقبال صاحب	〃
۲۳۶۱۴	حفیظ اللہ صاحب	〃
۲۱۰۶۵	محمد عبد القادر صاحب	〃
۲۱۶۸۲	اللہ دتا صاحب	〃
۲۱۷۰۹	سردار محمد بشیر صاحب	〃
۲۲۷۷۳	عبد اللطیف صاحب	〃
۲۲۰۵	محمد حیات صاحب	〃
۱۶۳۷۱	اللہ خان صاحب	〃
۱۹۶۲۳	غلام محمد صاحب	〃
۲۱۳۰۴	چوہدری غلام حسین صاحب	〃
۲۳۱۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب	〃
۲۳۵۱۸	شیخ بشیر احمد صاحب ۲۱ جون سے ۳۰ جون تک	
۲۳۶۲۲	مرزا اعظم بیگ صاحب	〃
۲۳۷۴۹	سید کرامت حسین صاحب	〃
۲۳۷۵۰	اشرف خان صاحب	〃

نمبر	نام	
۴۶۹۰۲	میاں عبد الرحمن صاحب ۲۱ جون سے ۳۰ جون تک	
۱۹۸۷۳	بیگم صاحبہ ایس ایم حمید صاحب	〃
۲۳۷۱۹	نواب دین صاحب	〃
۲۳۷۲۲	حاجی اللہ بخش صاحب	〃
۲۱۰۲۰	محمد لیسین صاحب	〃
۲۳۷۶۳	نذیر احمد صاحب	〃
۱۵۱۴۶	شریف احمد صاحب	〃
۲۱۴۷۳	عبد المجید صاحب	〃
۲۵۵۶	محمد یوسف صاحب	〃
۱۴۸۰۲	محمد رشید صاحب	〃
۲۳۲۰۰	سید سردار شاہ صاحب	〃
۲۳۴۳۴	بیگم اکبر علی خان صاحب	〃
۲۳۵۵۵	چوہدری عبد الغنی صاحب	〃
۲۳۴۱۲	چوہدری محمد دین صاحب	〃
۹۹۹۶	چوہدری اعظم علی صاحب	〃
۱۶۱۵۰	مرزا صالح علی صاحب	〃
۱۷۶۷۶	رشید احمد صاحب	〃
۲۱۴۰۷	چوہدری رحمت علی صاحب	〃
۹۳۱۹	شیخ محمد محسن صاحب	〃
۱۱۳۹۸	ایم اے بیگم صاحبہ	〃
۱۴۳۰۶	نادر علی صاحب	〃

نمبر	نام	
۱۵۴۶۱	انجمن احمدیہ کراچی ۲۱ جون سے ۲۰ جون تک	
۱۸۴۳۳	محمد یعقوب صاحب	〃
۲۰۹۱۹	محمد رمضان صاحب	〃
۲۱۰۴۸	امیر محمد صاحب	〃
۲۱۱۱۵	شیخ عبد الغفار صاحب	〃
۲۱۹۲۲	حسن خان صاحب	〃
۲۳۱۳۲	ملک حسن محمد صاحب	〃
۲۳۲۲۸	منشی محمد موسیٰ خان صاحب	〃
۲۱۵۰۹	اہلیہ میر نصر اللہ خان صاحب	〃
۲۱۵۱۷	این اے چوہدری صاحب	〃
۲۱۰۲۵	ماسٹر برکت علی صاحب	〃
۲۱۷۴۵	محمد شریف صاحب	〃
۲۲۰۹۰	سید محمد ہاشم صاحب	〃
۲۱۰۶۵	عبد القادر صاحب	〃
۲۰۳۰۱	ماسٹر غلام محمد صاحب	〃
۹۹۴۷	شیخ مولا بخش صاحب	〃
۲۳۲۰۵	نورنگ صاحب	〃
۲۰۶۰۶	محمد حسن صاحب	〃
۲۱۸۳۹	ظفر اللہ صاحب	〃
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام حسین صاحب	〃
۲۳۱۲۴	میاں محمد عبد الغفور صاحب	〃

مہربانی فرما کر کم از کم دس دن قبل قیمت اخبار شرح مذکورہ کے ماتحت دفتر میں پہنچا دیں۔ اپنے آپ کو اور دفتر کو مالی اور وقت کے نقصان سے بچائیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ اچانک ہیضہ سے سخت بیمار ہو گئیں۔ اب بفضلہ قدرے افاقہ ہے احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

عبد الغفور رتن باغ لاہور

(۲) برادرم رشید احمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (نذیر احمد لاہور)

اعلان

مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب ٹیلی ماسٹر سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ۔ ڈی۔ آئی مرحوم آف جھنگ سے مبلغ -/۴/۱۰۶ روپے لینے تھے۔ مرحوم نے اسکی ادائیگی اپنے لڑکے مکرم میجر غلام محمد صاحب اقبال کے حوالہ کر دی تھی، مگر انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کئے۔ اس لئے ان سے یہ رقم دلائی جائے۔ مکرم میجر صاحب کو معمولی طریق سے اسکے متعلق اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم میجر صاحب موصوف ۱۴ جون ۵۱ء کو اس کی پیروی کیلئے تشریف لائیں۔ ورنہ زیر ہدایت نمبر ۴۲ بہر حال فیصلہ کر دیا جائے گا

(ناظم قضا)

تفرقہ بازی پاکستان دشمنی ہے

(از ھفت روزہ کاروان راولپنڈی ۱۵ مئی ۱۹۵۱ء)

"سرزمین پاکستان مسلمانوں کے لئے ایک دارالامان ہے۔ قائد اعظم مرحوم کی کوششیں بارآور ہوئیں اور خدا تعالے نے صدیوں سے پستے ہوئے اپنے بندوں کو ایک ملک کا خود مختار ٹکڑا عنایت فرما کر انہیں نوازا۔ پاکستان اس لئے بنا کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس میں آسودگی اور امن آشتی سے رہیں۔ لیکن پاکستان میں ہی مسلمانوں کا ایک ایسا گروہ موجود ہے جس کا مقصد تخریب اور تفرقہ بازی ہے۔ یہ لوگ پاکستان بننے سے قبل وجود پاکستان کے نہ صرف منکر بلکہ دشمن تھے اور اعلان کیا کرتے تھے کہ وہ کس ماں نے بیٹا جنا ہے جو پاکستان کی پ بنا سکے۔ لیکن پاکستان بنا اور خدا تعالے کی منشا کے مطابق بہ وجود میں آیا اب ان لوگوں نے پاکستان میں ہی بیٹھ کر مسلمانوں میں تفرقہ انگیزی اختیار کر لی۔ گویا یہ دعوے کہ پاکستان بن ہی نہیں سکتا اور اب ان کا یہ فعل کہ پاکستان کے ایک وفادار اور جاں نثار طبقہ کو پاکستان سے مٹانے اور قتل کے فتوے صادر کر رہے ہیں۔

یہ فتنہ انگیز طبقہ احرار ہے جو چند کم سمجھ اور مند د کانگرس کے ہمخو مولوی صاحبان کی جماعت ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ پاکستان تو بن گیا اب کیا کیا جائے تو جھٹ ان منفتن دماغوں نے تبلیغی کانفرنسوں کے ڈھونگ رچانے شروع کر دیئے۔ وہ یہ کانفرنسیں بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اتحاد بری رسوم سے نفرت سینما اور بدکاری سے اجتناب کی تلقین کرتیں۔ صرف "مرزائیت" کے پیچھے پڑ گئیں۔ اور یہ حضرات چونکہ غنڈہ گردی کا جواب غنڈہ گردی سے نہیں دیتے اس لئے احرار کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اور انہوں نے مسجدوں کے ممبروں اور اجتماعوں کی سٹیجوں سے علے الاعلان تکفیر بازی اور قتل کا اعلان کر دیا چنانچہ پنجاب کے بعض اضلاع میں اسکی صدائے بازگشت بھی سنائی دی اور دو احمدی قتل کر دیئے گئے۔ اب تھوڑے سے ہی دن ہوئے لائل پور میں ایک واقع ہوتے ہوتے ایک اے۔ ایس۔ آئی پولیس کی مداخلت کی بدولت رک گیا۔

ہم اپنے صوبہ کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کی فراست اور تدبر سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اب اس قسم کی فتنہ انگیزی نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارے صوبے کے بیدار مغز وزیر اعلیٰ ان سیاسی بہروپیوں کو خوب جانتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ پر روشن ہے کہ یہ لوگ مسلم لیگ اور مسلمانوں کے کتنے گہرے دوست ہیں۔ تبلیغ کی ہر شخص کو اجازت ہے۔ لیکن قتل کی انگیخت اور تکفیر بازی کی کسی فرد کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس سے نظام حکومت میں رخنہ اندازی اور ملک میں فساد پھیلتا ہے۔

ہم وزیر اعظم پاکستان عزت مآب خان لیاقت علی خان صاحب سے بھی گذارش کرتے ہیں۔ کہ فتنہ پروری کرنے والوں کو سیفٹی ایکٹ کے ذریعہ راہِ راست پر لائیں۔ اور ملک کو دشمن کی سرگرمیوں سے بچائیں۔ پاکستان اور حضرت قائد اعظم کو گالیاں دینے والے یہ بد باطن لوگ ملک کے خیر خواہ نہیں کہلا سکتے۔

کراچی ۱۹ مئی۔ سید واجد علی شاہ کو سید امجد علی شاہ نیشنل بینک آف پاکستان کے سنٹرل بورڈ کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ ثانی الذکر مستعفی ہو چکے ہیں۔

یومیہ ۱۹۵۱ء

یومیہ (ڈائری) ۱۹۵۱ء کے چند نسخے ہمیں ملے ہیں جن دوستوں کو ضرورت ہو صیغہ نشر و اشاعت سے منگوا لیں۔ قیمت ۱۲/ فی نسخہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

یومیہ کی بعض خصوصیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں

تبلیغ کے متعلق بعض ضروری ہدایات۔ ضروری ایڈریس۔ ٹیلیفون نمبر۔ گاڑیوں کے اوقات وغیرہ نوٹ کرنے کے لئے خالی صفحات۔ شرح مبادلہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مشہور واقعات۔ مشرق و مغربی پاکستان کے صوبہ جات۔ دار الحکومت۔ رقبہ آبادی۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کی مجموعی آبادی۔ جماعتہائے احمدیہ پاکستان و دیگر ممالک کی فہرست۔ تاریخ وار طلوع و غروب آفتاب کے اوقات۔ بعض مفید اور سہل الحصول نسخہ جات۔ فہرست تعطیلات۔ نقشہ اوقات سحری و افطاری رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ محکمہ ڈاک و تار کے متعلق ضروری و مفید معلومات۔ یومیہ حساب تنخواہ و کرایہ مکان وغیرہ کا گوشوارہ۔

مہتمم نشر و اشاعت ربوہ ضلع جھنگ

چین اور شمالی کوریا کو جنگی سامان بھیجنے کی ممانعت کردی گئی

فلشنگ میڈوز ۱۹ مئی۔ آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے سیاسی کمیٹی کی اس قرارداد کی توثیق کر دی کہ تمام اقوام عالم کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کے لئے جنگی سامان بھیجنا بند کر دیں۔ اس قرارداد کے حق میں ۴۷ ووٹ آئے۔ نو ارکان نے قرارداد کے خلاف ووٹ دئیے۔ اور آٹھ ممالک غیر جانبدار رہے۔ سوویٹ گروپ کے پانچ ملکوں نے رائے شماری کا بائیکاٹ کیا۔ غیر جانبدار رہنے والا عرب ایشیائی گروپ۔ پاکستان۔ ہندوستان۔ افغانستان۔ برما۔ مصر۔ انڈونیشیا اور شام پر مشتمل ہے مغربی ممالک میں سے صرف سویڈن غیر جانبدار رہا۔

روسی مندوب مسٹر جیکوب ملک نے اعلان کیا کہ چارٹر کے مطابق جنرل اسمبلی کو چین اور شمالی اور شمالی کوریا کے خلاف مذکورہ بالا پابندی عائد کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ یہ اختیار صرف حفاظتی کونسل کو ہی حاصل ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ امریکہ نے اقوام متحدہ کے نظام کو تباہ کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ اور اس ادارہ کی تباہی کی ذمہ داری ادارہ میں سرگرم عمل منتشد گروہ پر ہی عائد ہو گی۔

ایک نئی ۵۲۵ میل سڑک

ڈھاکہ ۱۹ مئی۔ یہاں ۵۲۵ میل لمبی ایک سڑک کیلئے زمین ہموار کرنے کا کام قریباً قریباً ختم ہو چکا ہے۔ یہ سڑک ۳۰ فٹ چوڑی ہو گی اور اس پر کل سات کروڑ پچاس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ تیار ہو جانے پر یہ سڑک جاٹ گام۔ نواکھالی۔ نوزی پورہ۔ میمن سنگھ ڈوگرہ۔ رنگ پور اور دیناج پور میں سے ہو کر گزرے گی۔ یہ سڑک دونوں موسموں میں چلتی رہا کرے گی۔

آج رائے شماری ہو گی

فلشنگ میڈوز۔ ۱۹ مئی۔ آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اس قرارداد پر رائے شماری ہو گی کہ چین کمیونسٹ اور شمالی کوریا کو جنگی اہمیت کے سامان کی برآمد بند کر دی جائے۔

(بقیہ ایڈیٹوریل صفحہ ۳)

حنفی ہو یا وہابی۔ العرض کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اس کا فرض ہے کہ پاکستان کے ان دشمن گروہوں کا کھلم کھلا مقابلہ کرے اور ان کا پورا پورا استیصال کرے تاکہ پاکستان صحیح معنوں میں تمام فرقوں کا یکساں آزاد ملک بن جائے جس میں سنی۔ شیعہ۔ حنفی حنبلی۔ اہل حدیث۔ اہل قرآن۔ احمدی۔ غیر احمدی کا کوئی سوال پیدا نہ ہو۔ سب فرقے اپنے اپنے اعتقادات کے مطابق آزادانہ زندگی بسر کر سکیں۔

یاد رکھئے یہ دشمنان پاکستان گروہ سنیوں شیعوں۔ حنفیوں۔ حنبلیوں۔ اہل حدیث اہل قرآن۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے یکساں طور پر دشمن ہیں۔ آؤ اس پاکستان کے مشترکہ دشمن کے ہاتھوں سے ملک و قوم کو محفوظ کر لیں۔

پانچ سو ہلاک دو ہزار مجروح

ایک کروڑ سے زائد کا نقصان

ڈھاکہ ۱۹ مئی۔ نیم سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ضلع فرید پور میں جو طوفان آیا تھا اس سے پانچ سو اشخاص ہلاک ہوئے اور ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔ تقریباً دو سو اشخاص مفقود الخبر ہیں۔ اور تقریباً تین سو لاشیں دفن کی جا چکی ہیں۔ زخمیوں کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ تقریباً تین ہزار مکانات بالکل تباہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ درخت اور سبزیاں بالکل تباہ ہو گئیں۔ خوشحال دیہات بالکل اجڑ گئے ہیں۔ اکثر مقامات پر جانوروں اور انسانوں کی لاشیں ایک ہی جگہ دبی پائی گئیں۔ اور اب ان کی شناخت تک نہیں رہی۔ دیہات میں انسانی جسموں کے ٹکڑے منتشر پائے گئے ہیں۔

۲۵ سے زیادہ دیہات تباہ ہو گئے ہیں۔ بورڈ نے کپڑوں اور دوائیوں کی تقسیم کے انتظامات کئے ہیں۔ سخت مجروح اشخاص صدر کے ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔